53259/388

۱۶ اپریل ۲۰۱۶

جناب مفتی صاحب

السلام علیکم

درج ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمادیجئے۔ عین نوازش ہوگی۔

(۱) ناپاک کپڑے کو واشنگ مشین میں دوسرے کپڑے کے ہمراہ درج ذیل ترتیب کے مطابق دھونے سے کیا ناپاک کپڑا اور دوسرے کپڑے پاک ہوجاتے ہیں؟
واشنگ مشین میں تین مرتبہ نیا پانی لیا جائے اور پھر تینوں مرتبہ کے پانی کو نکال لیا جائے۔ پہلی مرتبہ کے پانی میں صابن (Surf) استعمال کیا جائے اور بقایا دو مرتبہ صاف پانی میں کپڑے دھوئے جائے۔اس طرح کپڑے دھونے کے بعد پھر Dryer میں کپڑوں کو سکھادیا جائے۔واضح رہے کہ کپڑے کو نچوڑا نہیں گیا ہو۔

(۲) واش بیسن میں ناپاک کپڑے کو اس طرح دھویا جائے کہ نل سے پانی آرہا ہو اور Drainer سے نکل رہا ہو تو کیا یہ جاری پانی کے حکم میں آکر کپڑا پاک ہوجائیگا یا نہیں؟ اس صورت میں بھی کپڑا نچوڑا نہیں گیا ہو۔

(۳) ڈرائی کلینز اور دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑے پاک سمجھے جائے گے؟

والسلام

رضوان ، ہل پارک، کراچی A-7 خیابان ہاشمی، ہل پارک کراچی

0321-3841868

(جوابات منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲۱/۱۸۰۵

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔بہتر یہ ہے کہ ناپاک کپڑوں سے پہلے ناپاکی کو دور کیا جائے، پھر مشین میں ڈالے جائیں یا انہیں الگ سے دھوئے جائیں، تاہم سوال میں مذکورہ طریقے سے بھی اگر ناپاک کپڑوں سے نجاست کا اثر زائل ہوجائے تو واشنگ مشین میں ناپاک کپڑے دھونے بھی سے وہ کپڑے پاک ہوجائیں گے۔

(۲)۔۔۔اس صورت میں اگر ناپاک کپڑوں میں اتنا پانی بہایا جائے کہ نجاست کے اثرات کپڑوں سے زائل ہوجائیں، اور کپڑے پاک ہونے کا غالب گمان ہوجائے تو اس طرح کپڑے پاک ہوجائیں گے۔(ماخذہ التبویب: ۶۰/۱۳۴۴)

(۳)۔۔۔ڈرائی کلینز کے دھلے ہوئے کپڑوں کے بارے میں ہمارے ہاں تحقیق جاری ہے، اگر آپ چاہیں تو کچھ عرصہ بعد دوبارہ معلوم کرلیں۔

اور جہاں تک دھوبی کے دھلے ہوئے کپڑوں کا حکم ہے تو اس میں شرعاً یہ تفصیل ہے کہ اگر دھوبی جاری پانی یا بڑے حوض (دہ در دہ یعنی 10X10) میں کپڑے دھوتا ہے یا چھوٹے حوض میں دھو کر بعد میں ان کو پاک پانی میں دوبارہ دھولیتا ہے، یہ کپڑے بلاشبہ پاک ہوں گے، لیکن اگر دھوبی چھوٹے حوض (جو دہ در دہ سے کم مگر قلتین کے برابر ہو) میں پاک اور ناپاک سب کپڑے دھوتا ہے، اور جاری پانی سے انہیں نہیں دھوتا تو عام حالات میں ایسے دھوبی کو کپڑے نہ دیئے جائیں، خود دھولیے جائیں، لیکن اگر خود دھو نہیں سکتے تو سخت مجبوری کی حالت میں دوسرے ائمہ کرامؒ کے قول کے مطابق ایسے دھوبی سے بھی کپڑے دھلوا سکتے ہیں، اور ان کے قول کی رو سے اگر ظاہراً کپڑے پاک ہوں، اور کوئی نجاست یا نجاست کا اثر نہ ہو تو ان کپڑوں کے پاک ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔(ماخذہ التبویب: ۸۴/۱۴۷۹، امداد الفتاوی: ۱/۱۳۵)

الدر المختار– (۱ / ۳۳۱)

(و) يطهر محل (غيرها) أي: غير مرئية (بغلبة ظن غاسل) لو مكلفا وإلا فمستعمل (طهارة محلها) بلا عدد به يفتى.

(وقدر) ذلك لموسوس (بغسل وعصر ثلاثا) أو سبعا (فيما ينعصر) مبالغا بحيث لا يقطر..... (و) قدر (بتثليث جفاف) أي: انقطاع تقاطر (في غيره) أي: غير منعصر مما يتشرب النجاسة وإلا فبقلعها كما مر، وهذا كله إذا غسل في إجانة، أما لو غسل في غدير أو صب عليه ماء كثير، أو جرى عليه الماء طهر مطلقا بلا شرط عصر وتجفيف وتكرار غمس هو المختار.

Scanned by CamScanner

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (١ / ٣٣٣)

أقول: لكن قد علمت أن المعتبر في تطهير النجاسة المرئية زوال عينها ولو بغسلة واحدة ولو في إجانة كما مر، فلا يشترط فيها تثليث غسل ولا عصر، وأن المعتبر غلبة الظن في تطهير غير المرئية بلا عدد على المفتى به أو مع شرط التثليث على ما مر (قوله: أو صب عليه ماء كثير) أي: بحيث يخرج الماء ويخلفه غيره ثلاثا؛ لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر هو الصحيح سراج.

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي – (١ / ٢٤٩)

(قوله: وغيره بالغسل ثلاثا وبالعصر في كل مرة) أي غير المرئي من النجاسة يطهر بثلاث غسلات وبالعصر في كل مرة؛ لأن التكرار لا بد منه للاستخراج ولا يقطع بزواله فاعتبر غالب الظن كما في أمر القبلة، وإنما قدروا بالثلاث؛ لأن غالب الظن يحصل عنده فأقيم السبب الظاهر مقامه تيسيرا..... والمفتى به اعتبار غلبة الظن من غير تقدير بعدد كما صرح به في منية المصلي وصرح الإمام الكرخي في مختصره بأنه لو غلب على ظنه أنها قد زالت بمرة أجزأه واختاره الإمام الإسبيجابي وذكر في البدائع أن التقدير بالثلاث ليس بلازم بل هو مفوض إلى رأيه وفي السراج اعتبار غلبة الظن مختار العراقيين والتقدير بالثلاث مختار البخاريين والظاهر الأول إن لم يكن موسوسا، وإن كان موسوسا فالثاني......وأما حكم الصب فإنه إذا صب الماء على الثوب النجس إن أكثر الصب بحيث يخرج ما أصاب الثوب من الماء وخلفه غيره ثلاثا فقد طهر؛ لأن الجريان بمنزلة التكرار والعصر والمعتبر غلبة الظن هو الصحيح

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح – (١ / ١٠٧)

قوله (تقدير الغلبة الظن) أي بالغسل ثلاثا والعصر كذلك لكنه ليس بتقدير لازم عندنا وإنما العبرة لغلبة الظن ولو بما دون الثلاث كما في غاية البيان وبه يفتي كما في البحر عن منية المصلي حتى لو جرى الماء على ثوب نجس وغلب على ظنه أنه طهر جاز استعماله وإن لم يكن ثم غسل ولا عصر كما في التبيين والبناية... والله تعالى أعلم

محمد فيصل کراچوی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۴/ شعبان/ ۱۴۳۷ھ

۱۲/ مئی /۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۷ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۴ شعبان ۱۴۳۷ھ

مفتی

Scanned by CamScanner